AGA KHAN UNIVERSITY EXAMINATION BOARD

SECONDARY SCHOOL CERTIFICATE

CLASS IX

ANNUAL EXAMINATIONS 2022

Urdu Compulsory Paper I

Time: 50 minutes   Marks: 30

Annual Examinations 2022 for Teaching & Learning Only

ہدایات

1۔ ہر سوال کو غور سے پڑھیے۔

2۔ جوابات کے ورق پر جوابات دیجیے جو کہ علیحدہ مہیا کیا گیا ہے۔ اپنے جوابات، سوالات کے پرچے پر ہر گز نہ لکھیے۔

3۔ جوابات کے ورق پر 100 تک نمبر دیے گئے ہیں۔ آپ 1 سے 30 نمبر تک ہی جوابات دیجیے۔

4۔ ہر سوال کے چار انتخابات (options) D,C, B, A دیے گئے ہیں۔ ان میں سے **ایک** کو منتخب کیجیے۔ پھر جوابات کے صفحے میں متعلقہ دائرے کو پنسل سے بھر دیجیے جیسا کہ نیچے دکھایا گیا ہے۔

امیدوار کے دستخط

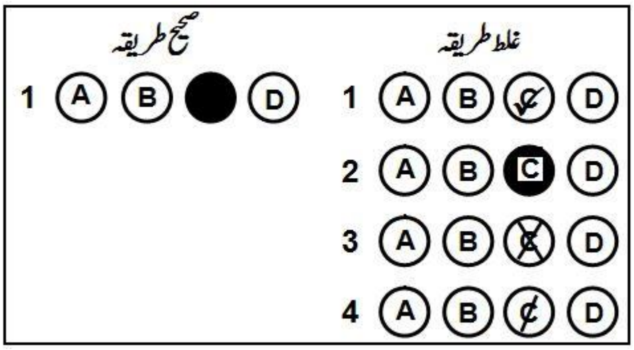

5۔ اگر آپ اپنا جواب بدلنا چاہیں تو پہلے والے جواب کو مکمل طور پر ربڑ سے مٹا دیجیے پھر نئے دائرے کو بھریے۔

6۔ جوابات کے صفحے میں کچھ نہ لکھیے۔ کمپیوٹر صرف بھرے ہوئے دائروں کو ریکارڈ کرے گا۔

پہلا جُزو: سمعی مہارتیں

ہدایات پر غور کیجیے:

اس جُزو کا کل دورانیہ 25 منٹ ہے اور اس کے کل نمبر 16 ہیں۔ آپ کو دو اقتباسات سنائے جائیں گے۔ ہر اقتباس دو بار سنایا جائے گا۔ پہلے آپ اقتباس نمبر 1 کو غور سے سنیے اور پھر اس اقتباس سے متعلق 8 سوالات کو خاموشی سے پڑھنے کے لیے 2 منٹ کا وقفہ ہو گا۔ اس کے بعد آپ اقتباس نمبر 1 دوبارہ سنیں گے اور اپنے جوابات جوابی ورق پر موجود چار دائروں میں سے کسی ایک صحیح دائرے کو پُر کر کے دیں گے۔ اس اقتباس کے سوالات حل کرنے کے لیے آپ کو 3 منٹ کا وقت دیا جائے گا۔ اس کے فوراً بعد آپ اقتباس نمبر 2 سنیں گے اور اس کے بعد اقتباس نمبر 2 سے متعلق 8 سوالات خاموشی سے پڑھنے کے لیے 2 منٹ کا وقفہ دیا جائے گا۔ اس کے بعد آپ اقتباس نمبر 2 دوبارہ سنیں گے اور اپنے جوابات جوابی ورق پر موجود چار دائروں میں سے کسی ایک صحیح دائرے کو پُر کر کے دیں گے۔ اس اقتباس کے سوالات حل کرنے کے لیے بھی آپ کو 3 منٹ کا وقت دیا جائے گا۔

اقتباس نمبر 1 سے متعلق سوالات:

1۔ سمعی اقتباس کے آغاز میں ٹھٹھہ شہر کی موجودہ حالت کے حوالے سے اظہارِ خیال کی نوعیت کیا ہے؟

A۔ توجیہی
B۔ تعظیمی
C۔ توصیفی
D۔ تنقیدی

2۔ سمعی اقتباس میں 'کیپٹن الیگزینڈر ہملٹن' نے ٹھٹھہ شہر کے لوگوں کی کس خوبی کو سراہا ہے؟

A۔ عبادت
B۔ تجارت
C۔ سیاحت
D۔ زراعت

3۔ سمعی اقتباس کے مطابق ٹھٹھہ شہر میں 'جامع مسجد شاہ جہاں' تک لے جاتی موجودہ سڑک

A۔ پختہ و ہموار ہے۔
B۔ از سرِ نو زیرِ تعمیر ہے۔
C۔ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔
D۔ حادثات سے بھرپور ہے۔

4۔ سمعی اقتباس کے مطابق 'شاہ جہاں مسجد' کا بنیادی تعمیری کام مکمل ہونے میں کتنا عرصہ لگا؟

A۔ تین سال
B۔ چار سال
C۔ پانچ سال
D۔ چھے سال

Annual Examinations 2022
Teaching & Learning Only

5۔ سمعی اقتباس کے مطابق تعمیراتی فن کے اعتبار سے کون سا عنصر 'شاہ جہاں مسجد' کو دیگر مغلیہ عمارتوں سے ممتاز کرتا ہے؟

A۔ تعمیرِ گنبد
B۔ کاشی گری
C۔ سنگ تراشی
D۔ قرآنی خطاطی

6۔ سمعی اقتباس میں مذکور 'شاہ جہاں مسجد' کے گنبدوں کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

A۔ گلاب
B۔ آسمان
C۔ ستارے
D۔ سورج مکھی

7۔ سمعی اقتباس میں خطِ ثُلث میں مہارت کے حوالے سے سب سے پہلے کس کا نام مذکور ہے؟

A۔ طاہر
B۔ بھنبھو
C۔ محمد فاضل
D۔ عبد الغفور

8۔ سمعی اقتباس کا تعلق کس صنف سے ہے؟

A۔ کہانی
B۔ افسانہ
C۔ مکتوب
D۔ مضمون

جب تک آپ سے کہا نہ جائے صفحہ نہ پلٹیے

Annual Examinations 2022
for
Teaching & Learning only

اقتباس نمبر 2 سے متعلق سوالات:

9۔ مصنف کا اپنے لیے 'بھیگی بلّی بننے' کے الفاظ استعمال کرنے سے کیا مراد ہے؟

A۔ ڈر کر سہم جانا

B۔ پانی میں گر جانا

C۔ بات کو ٹال جانا

D۔ بلّی کی طرح بھاگ جانا

10۔ بزرگ نے مصنف کو اپنا ذاتی مکان بنانے کے حوالے سے مشورہ دیتے ہوئے

A۔ قائل کیا۔

B۔ دھوکا دیا۔

C۔ ڈرایا دھمکایا۔

D۔ گھونسلا دکھایا۔

11۔ مصنف کے تعلقات چودھری صاحب سے کیسے تھے؟

A۔ تمسخرانہ

B۔ انتشارانہ

C۔ ہم دردانہ

D۔ بے تکلفانہ

12۔ مصنف نے اپنے ایک ہم سائے کے گھر کی حالت بیان کرتے ہوئے کون سی اصطلاح استعمال کی ہے؟

A۔ تشبیہ

B۔ محاورہ

C۔ کہاوت

D۔ استعارہ

Annual Examinations 2022
for
Teaching & Learning Only

13۔ مصنف کے ہم سائے نے اپنے گھر میں درج ذیل جانور پال رکھے تھے، **ماسوائے**

A۔ بلّی۔

B۔ کتا۔

C۔ رونڈا۔

D۔ خرگوش۔

14۔ مصنف کے نزدیک اُن کے تیسرے ہم سائے اپنی صلاحیت کے حوالے سے کس بات میں غلط فہمی کا شکار تھے؟

A۔ خوش بیانی

B۔ باجے گری

C۔ خوش الحانی

D۔ دُھن سازی

15۔ سمعی اقتباس میں مصنف اپنی کن مشکلات کو زیرِ موضوع لائے ہیں؟

A۔ مکان بنانا

B۔ جانور پالنا

C۔ تعلقات برتنا

D۔ کرایہ ادا کرنا

16۔ سمعی اقتباس صنف کے اعتبار سے کس زُمرے میں آئے گا؟

A۔ روداد

B۔ ناول

C۔ کہانی

D۔ خط

جب تک آپ سے کہا نہ جائے صفحہ نہ پلٹیے

Annual Examinations 2022
for
Teaching & Learning only

دوسرا جُزو: تفہیم عبارت خوانی

اس حصّے کو مکمل کرنے کے لیے آپ کے پاس 25 منٹ ہیں۔

پہلا اقتباس:

گئے وقتوں کی بات ہے، جاپان کے کسی علاقے میں ایک سنگ تراش رہتا تھا۔ وہ ادھیڑ عمر کا تھا اور اُس کا نام 'ہاکو' تھا۔ اُس کی نہ بیوی تھی نہ بچے۔ اکیلا دم تھا۔ نہ کوئی آگے نہ پیچھے۔ اپنی گزر بسر کے لیے اتنا کما لیتا تھا کہ زندگی مزے سے گزر رہی تھی۔ وہ صبح سویرے گھر سے نکل جاتا اور ایک چٹان کے پاس بیٹھ کر پتھروں کی بڑی بڑی سلیں توڑنے لگتا، پھر اُن پتھروں کو ضرورت کے مطابق چوکور اور ہم وار تراشتا، اُن پر بیل بوٹے کندہ کرتا اور جب مکمل ہو جاتے تو اُنھیں گھر لے آتا۔ اس طرح وہ اپنے تراشے ہوئے پتھر جمع کرتا رہتا اور جب کافی مقدار میں اکٹھے ہو جاتے تو انھیں فروخت کر دیتا۔ وہ اپنے اِس فن میں ماہر تھا۔ اس کے تراشے ہوئے پتھر ہاتھوں ہاتھ بِک جاتے تھے۔ لوگ اس کے تراشے ہوئے پتھروں کو بہت پسند کرتے تھے۔۔۔ وہ ایک محنتی آدمی تھا اور محنت کرنا اُس کا کام تھا۔

ایک روز کا ذکر ہے، ہاکو ایک چٹان کے پاس بیٹھا اپنے کام میں مصروف تھا۔ یوں تو اُس کا کام ہمیشہ ہی سے محنت طلب ہوتا تھا، لیکن آج نہ جانے کیا بات تھی کہ اُسے پتھر تراشنے کے لیے کچھ زیادہ ہی مشکل پیش آرہی تھی۔ اُس روز دھوپ بھی کچھ معمول سے زیادہ چمک رہی تھی۔ وہ چھینی پر ہتھوڑے کی ضربیں لگا لگا کر پسینے میں نہا گیا تھا، کام کرتے کرتے تھک چکا تھا۔ اُس نے دل میں سوچا: ''کیوں نہ تھوڑی دیر آرام کر لوں۔'' یہ سوچنے کے ساتھ ہی وہ چٹان کے سائے میں بیٹھ گیا۔ ایک پتھر سے ٹیک لگائی اور ستانے لگا۔ تھکا ہارا تو تھا ہی، جوں ہی ٹیک لگا کر ستانے لگا اُسے نیند آنے لگی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ گہری نیند سو گیا۔

ہاکو کو سوئے ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی ہوگی کہ اچانک نقاروں اور باجوں کی آواز سے اُس کی آنکھ کُھل گئی۔ وہ ہڑ بڑا کر اُٹھ بیٹھا۔ ''یہ کیسی آواز ہے؟'' اُس نے جیسے اپنے آپ سے سوال کیا اور کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر نظریں دوڑانے لگا۔ اُس نے چند قدم آگے بڑھ کر دیکھا تو قریب ہی سڑک پر سے شاہی جلوس گزر رہا تھا۔ شاہی دستے اور محافظ سوار سب سے آگے چل رہے تھے۔ اُن کے پیچھے پیچھے خدمت گاروں کی لمبی قطاریں تھیں اور اُن خدمت گاروں کے درمیان آٹھ دیو ہیکل نوجوان چل رہے تھے۔ اُن نوجوانوں نے ایک پالکی اُٹھا رکھی تھی۔ اس پر سونے کے پترے چڑھے ہوئے تھے، جگہ جگہ ہیرے جواہرات جڑے ہوئے تھے، رنگا رنگ نقش و نگار بنے ہوئے تھے جن پر نظر نہ ٹکتی تھی۔ سورج کی تیز دھوپ میں پالکی ایسی چمک رہی تھی جیسے خود سورج ہو۔ اُس پالکی کی کھڑکی پر مہین ریشمی پردہ لٹک رہا تھا اور اُس کے اندر جاپان کا شہنشاہ میکارد بڑی شان و شوکت سے بیٹھا ہوا تھا۔ ہاکو وہیں کھڑے کھڑے شاہی جلوس کو بڑی حسرت سے دیکھ رہا تھا۔ اُس نے اپنے دل میں سوچا: ''شہنشاہ بن جانا بھی کتنی خوش قسمتی کی بات ہے!''

(مرتّب: شفیع عقیل)

Annual Examinations 2022 for Teaching & Learning only

پہلے اقتباس سے متعلق سوالات:

17۔ 'ہاکو' معاشی اعتبار سے کیسا تھا؟

A۔ فاقہ کش
B۔ تنگ دست
C۔ آسودہ حال
D۔ فراخ دست

18۔ "۔۔۔اُس کے تراشے ہوئے پتھر ہاتھوں ہاتھ بِک جاتے تھے۔"

خوانی اقتباس سے ماخوذ درج بالا جملے میں خط کشیدہ حصے کا مفہوم کیا ہے؟

A۔ جلد ہی فروخت ہو جانا
B۔ چھوتے ہی فروخت ہو جانا
C۔ کم داموں میں فروخت ہو جانا
D۔ زیادہ قیمت میں فروخت ہو جانا

19۔ ہاکو کو گہری نیند آجانے کا سبب کیا تھا؟

A۔ سستی
B۔ حسرت
C۔ مشقت
D۔ خاموشی

20۔ خوانی اقتباس میں مذکور 'پالکی' کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

A۔ سونا
B۔ ہیرا
C۔ سورج
D۔ دھوپ

21۔ خوانی اقتباس کے اختتامی حصے میں کون سا اسلوبِ تحریر موجود ہے؟

A۔ منظر نگاری
B۔ تمثیل نگاری
C۔ مکالمہ نگاری
D۔ کردار نگاری

22۔ شاہی جلوس دیکھ کر ہاکو پر کس قسم کی کیفیت طاری ہوئی؟

A۔ غم و غصہ
B۔ خوف و لرزہ
C۔ احساسِ کم تری
D۔ احساسِ شرمندگی

23۔ خوانی اقتباس کا تعلق کس صنفِ ادب سے ہے؟

A۔ آپ بیتی
B۔ لوک کہانی
C۔ خاکہ نگاری
D۔ مزاح نگاری

Annual Examinations 2022 for Teaching & Learning only

دوسرا اقتباس:

غالباً ۱۸۹۲ء یا ۱۸۹۳ء کا ذکر ہے، جب میں مدرستہ العلوم مسلمانانِ علی گڑھ میں طالبِ علم تھا۔ مولانا حالؔی اُس زمانے میں یونین کے پاس کی بنگلیا میں مقیم تھے۔ میں اُن تعطیلوں کے زمانے میں وطن نہیں گیا اور بورڈنگ ہاؤس ہی میں رہا۔ اکثر مغرب کے بعد کچھ دیر کے لیے مولانا کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا۔ مولوی صاحب اُس زمانے میں 'حیاتِ جاوید' کی تالیف میں مصروف تھے اور ساتھ ہی ساتھ 'یادگارِ غالؔب' کو بھی ترتیب دے رہے تھے۔ انھی دنوں میں میرے ایک عزیز میرے ہاں مہمان تھے۔ میں جو ایک دن مولانا کے ہاں جانے لگا تو وہ بھی میرے ساتھ ہو لیے۔ کچھ دیر مولانا سے بات چیت ہوتی رہی۔ لوٹتے وقت رستے میں مہمان عزیز فرمانے لگے: ''ملنے سے اور باتوں سے تو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ وہی مولانا حالؔی ہیں جنھوں نے 'مسدس' لکھا ہے۔'' یہ مولانا کی فطری سادگی تھی جو اِس خیال کا باعث ہوئی۔

ایک دوسرا واقعہ جو میری آنکھوں کے سامنے پیش آیا۔۔۔ کہ ایک صاحب جو علی گڑھ کالج کے گریجویٹ اور حیدر آباد میں ایک معزز عہدے پر فائز تھے، مولانا سے ملنے آئے۔ ٹم ٹم پر سوار تھے، زینے کے قریب اُترنا چاہتے تھے۔ سائیس کی جو شامت آئی تو اُس نے گاڑی دو قدم آگے جا کر کھڑی کی۔ یہ حضرت اِس ذرا سی چُوک پر آپے سے باہر ہو گئے اور 'ساڑ ساڑ' کئی ہنٹر اُس غریب کے رسید کر دیے۔ مولانا یہ نظارہ اوپر برآمدے میں کھڑے دیکھ رہے تھے۔ اِس کے بعد وہ 'کھٹ کھٹ' سیڑھیوں پر سے چڑھ کر اوپر آئے۔ مولانا سے ملے، مزاج پُرسی کی اور کچھ دیر باتیں کر کے رخصت ہو گئے۔ میں دیکھ رہا تھا مولانا کا چہرہ بالکل متغیر تھا۔۔۔

مولانا کی سیرت میں دو ممتاز خصوصیتیں تھیں: ایک 'سادگی' دوسری 'دردِ دل' اور یہی شان اُن کے کلام میں ہے۔ اُن کی سیرت اور اُن کا کلام ایک ہے، یا یوں سمجھیے کہ ایک دوسرے کا عکس ہیں۔ مجھے اپنے زمانے کے بعض نامور اصحاب سے اور اپنی قوم کے اکثر بڑے بڑے شخصوں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے، لیکن مولانا حالؔی جیسے پاک سیرت اور خصائل کا بزرگ مجھے ابھی تک کوئی نہیں ملا۔ نواب عماد الملک فرمایا کرتے تھے کہ ''سرسید کی جماعت میں بہ حیثیت انسان کے مولانا حالؔی کا پایہ بہت بلند تھا۔ اِس بات میں سرسید بھی نہیں پہنچتے تھے۔'' جن لوگوں نے انھیں دیکھا ہے یا جو ان سے ملے ہیں وہ ضرور اس قول کی تصدیق کریں گے۔

ان کا رتبہ بہت بڑا تھا، مگر انھوں نے کبھی اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھا۔ بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت تو وہ کرتے ہی تھے، لیکن بعض اوقات وہ اپنے چھوٹوں کا بھی ادب کرتے تھے۔ طالبِ علمی کے زمانے میں ایک بار جب وہ علی گڑھ میں مقیم تھے میں اور مولوی حمید الدین مرحوم اُن سے ملنے گئے تو سروقد تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے۔ ہم اپنے دل میں بہت شرمندہ ہوئے۔ مولوی حمید الدین نے کہا بھی کہ آپ ہمیں تعظیم دے کر محجوب کرتے ہیں۔ فرمانے لگے: ''آپ لوگوں کی تعظیم نہ کروں تو کس کی کروں، آئندہ آپ ہی تو قوم کے ناخدا ہونے والے ہیں۔'' تعصب اُن میں نام کو نہ تھا۔ ہر قوم و ملت کے آدمی سے یکساں خلوص اور محبت سے پیش آتے تھے۔ ہندو مسلم اتحاد کے بڑے حامی تھے۔ جب کبھی ہندو مسلم نزاع کا کوئی واقعہ سنتے تھے تو اُنھیں بہت رنج اور افسوس ہوتا تھا۔

(مصنف: مولوی عبد الحق)

Annual Examinations 2022
Teaching & Learning only

دوسرے اقتباس سے متعلق سوالات:

24۔ مصنف کے مہمان مولانا حالؔی سے ملاقات کے بعد اُن کی شخصیت کے حوالے سے

A۔ پریشان ہوئے۔
B۔ معترض ہوئے۔
C۔ معترف ہوئے۔
D۔ حیران ہوئے۔

25۔ مولانا حالؔی کو حیدر آباد کے عہدے دار کی کون سی خصلت ناگوار گزری؟

A۔ بے تکلفی
B۔ جلد بازی
C۔ ظلم و زیادتی
D۔ سہولت پسندی

26۔ مصنف کی نظر میں مولانا حالؔی کا کلام

A۔ عام فہم ہے۔
B۔ تصوف پر مبنی ہے۔
C۔ منفرد حیثیت کا حامل ہے۔
D۔ ہندو مسلم اتحاد کا داعی ہے۔

27۔ خوانی اقتباس میں 'سر سید' کا ذکر کس اعتبار سے آیا ہے؟

A۔ بہ طورِ قول
B۔ بہ طورِ مشبہ بہ
C۔ بہ طورِ موازنہ
D۔ بہ طورِ مستعار منہ

28۔ خوانی اقتباس میں مذکور مولوی حمید الدین سے متعلقہ واقعہ میں مولانا حالؔی کا کون سا شخصی پہلو نمایاں ہے؟

A۔ ہم دردی
B۔ خاک ساری
C۔ مہمان نوازی
D۔ خوش مزاجی

29۔ خوانی اقتباس میں مولانا حالؔی کی کتنی تخلیقات مذکور ہیں؟

A۔ دو
B۔ تین
C۔ چار
D۔ پانچ

30۔ خوانی اقتباس کا تعلق اردو ادب کی کس صنف سے ہے؟

A۔ ڈراما نگاری
B۔ ناول نگاری
C۔ خاکہ نگاری
D۔ مکتوب نگاری

اختتام

Annual Examinations 2022 for Teaching & Learning Only

Please use this page for rough work

Annual Examinations 2022
for
Teaching & Learning Only

Please use this page for rough work

Annual Examinations 2022
for
Teaching & Learning Only

Please use this page for rough work

Annual Examinations 2022
for
Teaching & Learning Only